باب۔ ۳۲

وکالہ

(نمائندہ / وکیل)

[أن النبي صلى الله عليه وسلم أعطاه غنما يقسمها على صحابته،(رواہ البخاری)]

حدیث ۲۱۵۳: مجھ کو رسول اکرمؐ نے حکم دیا کہ قربانی کے اونٹوں کی جھولیں(اوجھڑی)اور ان کی کھالیں خیرات کر دوں۔ راوی: حضرت علیؓ۔(دیکھیں حدیث ۱۶۰۰)۔

حدیث ۲۱۵۴: (حج کے موقع پر) نبی مکرمؐ نے مجھے بکریاں دیں کہ انھیں صحابہؓ میں تقسیم کر دوں۔ ایک بکرا رہ گیا۔ جب میں نے اس کی اطلاع حضورؐ کو دی تو آپؐ نے فرمایا اب تم خود اس جانور کی قربانی کرلو۔ راوی: ابوالخیر عقبہ بن عامرؓ۔

حدیث ۲۱۵۵: میرے دادا عبدالرحمٰن بن عوفؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے امیہ بن خلف کو لکھا کہ تم مکہ میں میرے سامان کی حفاظت کرو، اور مدینہ میں، میں تمھارے سامان کی نگرانی کروں گا۔ میں نے خط میں اپنا نام عبدالرحمٰن لکھ بھیجا تھا۔ امیہ نے کہا میں اس نام کے کسی آدمی کو نہیں جانتا۔ بہتر ہو گا اگر تم قبل اسلام کے نام کو ظاہر کرو۔ چناں چہ اس کو میں نے اپنا(پرانا) نام عبد عمرو لکھ بھیجا۔ پھر ہمارے درمیان ایک دوسرے کی حفاظت کا معاہدہ طے پا گیا۔۔۔ جنگ بدر کا موقع آیا تو امیہ بھی موجود تھا۔ بلالؓ نے اسے دیکھ لیا۔ پھر انھوں نے اپنے ساتھیوں کو بھی بتا دیا کہ امیہ بچ کر نہ جانے پائے۔ جب کہ مجھے تو اس کی حفاظت کرنا تھا۔ میری پوری کوشش کے باوجود انصار ہم تک پہنچ ہی گئے، تو میں نے امیہ سے کہا کہ تم نیچے بیٹھ جاؤ اور میں نے اپنے آپ کو اس پر اس طرح ڈال لیا کہ کسی طور سے اسے بچالوں۔ لیکن انصار نے اسے نہیں چھوڑا۔ میرے نیچے سے تلوار ڈال کر اسے ختم ہی کر دیا۔ ان میں سے ایک تلوار مجھے بھی لگ گئی جس کا نشان آج بھی موجود ہے۔ راوی: صالح بن ابراھیم بن عبدالرحمٰن۔

Siddiqui Publications

حدیث۲۱۵۶: (خیبر کی کھجوریں): یہ مکرر حدیث ہے۔ تفصیلی حدیث کے لیے دیکھیں حدیث ۲۰۶۴۔

راویان: ابو سعید خدریؓ اور ابو ہریرہؓ۔

حدیث۲۱۵۷: میرے والد کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس بکریاں تھیں جو سلع کے مقام پر چرتی تھیں۔ ہماری ایک لونڈی تھی جس نے دیکھا کہ ایک بکری مرنے کو ہے۔ تو جلدی سے اسے ذبح کر ڈالا۔ آنحضرتؐ سے اس بارے میں پوچھا کہ کیا ہم اس بکری کے گوشت کو کھا سکتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، ضرور کھا سکتے ہو۔ راوی: نافعؒ۔

حدیث۲۱۵۸، ۲۱۵۹: نبی اکرمؐ نے فرمایا، "تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرض کو اچھے طور پر ادا کرے"۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث۲۱۶۰: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوازن سے ایک وفد پہنچا اور درخواست کی کہ ان لوگوں کے قیدی چھوڑ دیے جائیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ مال اور قیدیوں میں سے کسی ایک کو تمھیں چننا ہوگا۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم اپنے قیدیوں کو لے جانا پسند کریں گے۔ چناں چہ تمام قیدیوں کو چھوڑ دیا گیا۔ راویان: مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ۔

حدیث۲۱۶۱: (جابرؓ کی آنحضرتؐ سے ایک گفتگو): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۹۶۹۔۔۔ (یہاں اس بات کا اضافہ ہے کہ): جابرؓ کے اونٹ کی قیمت تھی تو ۴ دینار (حدیث ۱۹۶۹ میں اس کی قیمت ایک اوقیہ چاندی کہی گئی ہے) لیکن آنحضرتؐ نے انھیں ۴ دینار کے علاوہ ایک قیراط سونا بھی دیا۔ اور جابرؓ کہتے ہیں کہ وہ ایک قیراط سونا میری تھیلی میں (بہ طور تبرک) ہر وقت پڑا رہتا، کبھی جدا نہیں ہوتا۔ راویان: ابن جریجؒ اور عطا بن ابی رباحؒ۔

حدیث۲۱۶۲: نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت پہنچی اور عرض کیا کہ "میں نے آپؐ کو اپنی جان ہبہ کر دی ہے"۔۔۔ (اس کے علاوہ): آپؐ کی خدمت میں ایک شخص پہنچا اور عرض کیا کہ حضورؐ میرا نکاح اس عورت سے کر دیجے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا "میں نے تمھارا نکاح اس عورت سے (بہ طور مہر) اُس قرآن کے عوض کر دیا جو تمھیں یاد ہے۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔

حدیث ۲۱۶۳: ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریمؐ کے پاس برنی کھجور (کھجور کی ایک عمدہ قسم) کا تحفہ لے کر پہنچا۔ آپؐ نے پوچھا کہ یہ کھجوریں تم نے کہاں سے حاصل کیں؟ میں نے بتایا کہ میرے پاس عام کھجوریں تھیں۔ ان کے ۲ صاع دے کر میں نے اِس کھجور کا ایک صاع لیا۔ آپ نے فوراً فرمایا، ارے یہ تو سودی خرید وفروخت ہے۔ آئندہ سے اپنی عام کھجوروں کو کسی رقم کے عوض بیچو۔ اور پھر اس رقم سے ان کھجوروں کی خریداری کرو۔ راوی: عقبہ بن عبد القادرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۹۵۲، ۲۰۶۴)۔

حدیث ۲۱۶۴: حضرت عمرؓ نے امدادی ٹرسٹ کے متولی (نگران) کے بارے میں کہا کہ کسی متولی کے کھانے اور کھلانے میں کوئی گناہ نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ مال جمع کرنے (یعنی ذاتی فائدہ اٹھانے) کا ارادہ نہ ہو۔۔ ابن عمرؓ حضرت عمرؓ کے قائم کردہ صدقہ ٹرسٹ کے نگران تھے۔ اہل مکہ کے پاس جہاں وہ جا کر ٹھہرا کرتے تھے، ان کو تحفے بھیجا کرتے تھے۔ راوی: عمروؓ۔

حدیث ۲۱۶۵: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک خبر یہ پہنچی کہ فلاں عورت پر زنا کا الزام ہے۔ آپؐ نے اس کے پاس ایک صحابی (انیسؓ) کو بھیجا اور فرمایا کہ اس سے پوچھو کہ کیا واقعی وہ اس کام میں ملوث رہی ہے۔ اگر وہ خود اقرار کر لے تو پھر اسے سنگسار کر دو۔ راویان: زید بن خالدؓ اور ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۲۱۶۶: نعیمان یا ابن نعیمان کو اس حالت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تھا کہ وہ شراب پیے ہوئے (مدہوش) تھا۔ آنحضرتؐ نے اُن تمام لوگوں کو جو اس وقت اُس گھر میں موجود تھے حکم دیا گیا کہ اس کو ماریں۔ چناں چہ ہم نے اس کی جوتوں اور چھڑیوں سے پٹائی کی۔ اس کے مارنے والوں میں خود میں بھی تھا۔ راوی: عقبہ بن حارثؓ۔

حدیث ۲۱۶۷: میں نے نبی اکرمؐ کے قربانی کے جانوروں کے ہار (قلادے) اپنے ہاتھوں سے بٹے۔ پھر آنحضرتؐ نے وہ ہار خود اپنے ہاتھوں سے ان کی گردنوں میں ڈالے۔ پھر ان جانوروں کو میرے والد کے ہاتھ (قربانی کے لیے مکہ) بھیجا گیا۔۔ نبی مکرمؐ پر اللہ کی حلال کی ہوئی کوئی چیز حرام نہیں ہوئی تھی، یہاں تک کہ وہ ھدی قربانی کی گئی۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۴۵۱، ۱۵۸۸)۔

حدیث۲۱۶۸: ابو طلحہؓ انصار مدینہ میں سب سے زیادہ مالدار تھے۔ پانی کا کنواں، بیر حاء، سب سے زیادہ انھیں پیارا تھا۔ رسول اکرمؐ بھی اکثر اس کنویں پر تشریف لے جاتے اور اس کا عمدہ پانی پیا کرتے تھے۔ ایک دن ابو طلحہؓ، آنحضورؐ کی خدمت میں پہنچے اور قرآن کی آیت، لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ،[یعنی جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تمھیں عزیز ہیں (راہ خدا میں) صرف نہ کروگے، کبھی نیکی حاصل نہ کر سکوگے، (آل عمران:۹۲)] پڑھی۔ اور کہا کہ مجھ کو بیر حاء سب سے زیادہ عزیز ہے لہٰذا میں اس کو اللہ کی راہ میں خیرات کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا، خوب! یہ مال تو چلا ہی جانے والا ہے۔ جو تم نے کہا وہ میں نے سن لیا، لیکن میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اس کو اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔۔۔ پھر ابو طلحہؓ نے ایسے ہی کیا۔ راوی: اسحٰق بن عبد اللہؓ اور انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۳۷۴)۔

حدیث۲۱۶۹: ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ امانت دار خزانچی وہ ہے کہ وہ جب بھی کچھ خرچ کرتا ہے تو وہی کچھ خرچ کرتا ہے جس کا کہ اسے حکم دیا گیا ہو۔ ایسا خزانچی بھی خیرات کرنے والوں میں شمار ہو گا۔ راوی: ابو موسیٰؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۱۱۸)۔

Siddiqui Publications